بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

ماہنامہ

مُصلح موعودؓ نمبر

اخبار احمدیہ

جرمنی

جلد نمبر9 مدیر:- نعیم احمد تیر، کتابت وڈیزائنگ: عاصم شہزاد، محمد احمد، رشید الدین ماہ تبلیغ 1383 ھش، بمطابق فروری 2004ء شمارہ نمبر2

ملے گا ایک فرزندِ گرامی عطا ہو گی دلوں کو شادمانی

پیشگوئی کا تاریخی پس منظر

انیسویں صدی کا آخر اور بیسویں صدی کا آغاز مذاہبِ عالم کی تاریخ میں خصوصی اہمیت کا حامل ہے جس وقت تمام روئے زمین پر ایک طرف تو بڑے بڑے مذاہب کے درمیان نظریاتی جنگ لڑی جارہی تھی تو دوسری جانب احیائے علوم اور تہذیبِ نو کے نتیجہ میں مذہبی اور غیر مذہبی نظریات برسرِ پیکار تھے۔ خاص طور پر اسلام، عیسائیت اور ہندومت کی مذہبی جنگیں قابلِ ذکر ہیں ان تینوں مذاہب کے درمیان باہمی جنگوں کے لئے ہندوستان ہی بہترین اکھاڑا ثابت ہوا۔ خاص طور پر اسلام کو نشانہ بنایا جارہا تھا اور تمام مذاہب کی طرف سے دینِ حق کے خلاف خوفناک یلغار ہو رہی تھی اور اسلام کی کشتی کو خوفناک طوفانوں کا سامنا تھا اسلام کی شان وشوکت اور آنحضرت ﷺ کی ناموس پر سفاکانہ اور ظالمانہ حملے ہو رہے تھے ان حالات میں دینِ حق کے لئے اپنے دل میں بے پناہ محبت رکھنے والے ایک فرد حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جو کہ براہین احمدیہ کی تصنیف و اشاعت کے بعد آفاقی شہرت حاصل کر چکے تھے اور حقانیت اسلام پر آپ دیگر ادیان کو چیلنج دے چکے تھے اور آپ پر خدا تعالیٰ کے افضال و برکات اور تائیدات کے نشانات بارش کی طرح نازل ہو رہے تھے دینِ حق کی صداقت کے لئے معقولی ومنقولی دلائل سے الزام خصم کے علاوہ طالبانِ حق کو دینِ حق کی صداقت کے لئے نشان نمائی کی دعوت دی۔ چنانچہ قادیان کے آریوں نے بھی آپ کی دعوت کو قبول کرتے ہوئے محضر نامہ کی صورت میں درخواست کی کہ:-

آپ ساری دنیا کے مذاہب کے پیروکاروں کو آسمانی نشان دکھانے کا دعویٰ کرتے ہیں ہم آپ کے شہری ہیں ہمارا بھی حق ہے کہ آپ ہمیں ایسا نشان دکھائیں جو انسانی طاقتوں سے بالاتر ہو اور اس سے آپ کی قبولیتِ دعا کا ثبوت اور دین کی صداقت ظاہر ہو سکے۔

سفر ہوشیار پور

چنانچہ حضورِ اقدس کے دل میں انہی ایام میں خدا تعالیٰ کی طرف سے قادیان سے دور جا کر اس بارہ میں چلّہ کشی کرنیکی تحریک اٹھی۔ اور آپ نے 1884ء میں سوجان پور جا کر چلّہ کرنے کا فیصلہ کیا اور اپنے اس ارادہ سے اپنے مخلص مرید حضرت منشی عبداللہ صاحب سنوریؓ کو اطلاع بھی دے دی۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہامًا بتایا گیا کہ آپ کی عقدہ کشائی ہوشیار پور میں ہوگی۔ اس الٰہی منشاء کے مطابق آپ اپنے تین خادموں کے ہمراہ بہلی (بیل گاڑی) میں بیٹھ کر دریائے بیاس کے راستے ہوشیار پور تشریف لے گئے اور 22 جنوری 1886ء کو ہوشیار پور میں شیخ مہر علیؓ صاحب رئیس ہوشیار پور کے ایک مکان جو طویلہ کے نام سے مشہور تھا کے بالاخانے میں قیام فرمایا۔ اس سفر میں آپ علیہ السلام کے ساتھ منشی عبداللہ سنوریؓ صاحب کے علاوہ خادم خاص حضرت شیخ حامد علیؓ صاحب اور فتح خان تھا۔

خادموں اور ملاقات کرنیوالوں کو ہدایات

حضور نے اپنے ساتھ جانے والے تینوں خادموں کی ہوشیار پور پہنچ کر الگ الگ ڈیوٹیاں لگا دیں۔ چنانچہ حضرت منشی عبداللہ سنوریؓ صاحب کے سپرد کھانا پکانے کا کام ہوا۔ فتح خان کی ڈیوٹی بازار سے سودا لانے کی تھی اور شیخ حامد علیؓ صاحب کی ڈیوٹی گھر کے دیگر کام کرنے اور آنے جانے والے کی مہمان نوازی کا کام سپرد ہوا۔ چونکہ حضور خلوت نشینی میں چلّہ کشی کرنے کے واسطہ وہاں تشریف لے گئے تھے اسلئے آپ نے احباب سے ملنے کی ممانعت کا اعلان بذریعہ دستی اشتہارات کیا۔ کہ چالیس دن تک کوئی صاحب آپکو ملنے نہ آئے اور نہ کوئی صاحب آپکو دعوت کیلئے بلائے نیز حضور نے اعلان فرمایا کہ چالیس دن گزرنے کے بعد آپ وہاں مزید بیس دن اور قیام کریں گے اور ان بیس دنوں میں ملنے والے ملاقات کر سکتے ہیں اسی طرح دعوت کا ارادہ رکھنے والے دعوت کر سکتے ہیں اور سوال و جواب کرنے والے سوال و جواب کر لیں۔ حضور نے اپنے تینوں خادموں کو بھی حکم دیا کہ ڈیوڑھی کے اندر کی زنجیر ہر وقت لگی رہے اور گھر میں بھی کوئی شخص آپ کو نہ بلائے اور اگر آپ کسی کو بلائیں تو اسی حد تک آپ کی بات کا جواب دے اور نہ ہی اوپر بالا خانے میں آپ کے پاس آئے۔ کھانے کے متعلق ہدایت فرمائی کہ آپ کا کھانا اوپر پہنچا دیا جائے اور آپ کے کھانا کھالینے کا انتظار نہ کیا جائے اور خالی برتن پھر دوسرے وقت لے جائے جائیں۔ نمازِ جمعہ کیلئے حضور کے ارشاد کے مطابق شہر سے باہر ایک باغ میں چھوٹی سی ویران مسجد تلاش کر لی گئی جہاں جمعہ کے دن حضور تشریف لے جایا کرتے تھے اور اپنے خادموں کو نماز پڑھاتے تھے اور خطبہ بھی خود پڑھتے تھے۔

حضرت مصلح موعود کے متعلق بشارات

چالیس دن تک خدا تعالیٰ کے حضور خلوت نشینی میں مناجات وعبادات کی توفیق پائی جس پر اللہ تعالیٰ نے آپ کی تضرعات اور دعاؤں کو قبولیت کا شرف عطا فرمایا اور ان ایام میں خدا تعالیٰ نے بارش کی طرح الہامات اور مخاطبات کا سلسلہ جاری فرمایا اور آپ کی ذرّیت ونسل سے پیدا ہونے والے ایک

(بقیہ صفحہ 2 پر ملاحظہ فرمائیں)

ارشادات عالیہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"یہ پیشگوئی براہین احمدیہ کے صفحہ 490 میں موجود ہے اور وہ یہ ہے "سبحان اللہ تبارک و تعالیٰ زاد مجدک ینقطع اباء ک ویبدء منک"

ترجمہ:- پاک ہے وہ خدا جو مبارک اور بلند ہے۔ تیری بزرگی کو اس نے زیادہ کیا۔ اب یوں ہوگا کہ تیرے باپ دادا کا نام منقطع ہو جائے گا اور اُن کا ذکر مستقل طور پر کوئی نہیں کرے گا اور خدا تیرے وجود کو تیرے خاندان کی بنیاد ٹھہرائے گا۔ اس پیشگوئی میں دو وعدے ہیں:-

(1):- اوّل یہ کہ خدا لائق اور اچھی اولاد اس خاندان میں پیدا کرے گا اور دوسرے یہ کہ تمام شرف اور مجد کا ابتداء اس عاجز کو ٹھہرا دیا جائے گا اور وہ پیشگوئی جو ایک مبارک لڑکے کے لئے کی گئی تھی وہ الہام بھی درحقیقت اسی الہام کا ایک شعبہ ہے"۔

(سراج منیر، روحانی خزائن، جلد 12 صفحہ 74)

"اور مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے کہ "اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے"۔ (مجموعہ اشتہارات، جلد اوّل، صفحہ 183-184 حاشیہ)

"چونکہ اس عاجز کے اشتہار مؤرخہ 20 فروری 1886ء پر جس میں ایک پیشگوئی دربارہ تولد ایک فرزند صالح ہے جو بہ صفات مندرجہ اشتہار پیدا ہوگا۔ دو شخص سکنہ قادیان...... یہ دروغ بے فروغ برپا کیا ہے...... لیکن ہم جانتے ہیں کہ ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی 9 برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا۔ خواہ جلد ہو خواہ دیر سے بہر حال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا"۔ (مجموعہ اشتہارات، جلد اوّل، صفحہ 113)

"آج آٹھ اپریل 1886ء میں اللہ جلشانہٗ کی طرف سے اس عاجز پر اس قدر کھل گیا کہ ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے...... لیکن یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ جواب پیدا ہوگا یہ وہی لڑکا ہے یا وہ کسی اور وقت میں نو برس کے عرصہ میں پیدا ہوگا اور پھر بعد اس کے یہ بھی الہام ہوا کہ "انہوں نے کہا کہ آنے والا یہی ہے یا ہم دوسرے کی راہ تکیں"۔ (مجموعہ اشتہارات، جلد اوّل، صفحہ 117)

"پھر جبکہ اس پیشگوئی کی شہرت بذریعہ اشتہارات کامل درجہ پر پہنچ گئی اور مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں میں کوئی بھی فرقہ نہ رہا جو اس سے بے خبر ہو تب خدا کے فضل اور رحم سے 12 جنوری 1889ء کو مطابق 9 جمادی الاوّل 1306ھ میں بروز شنبہ محمود پیدا ہوا اور اس کے پیدا ہونے کی میں نے اس اشتہار میں خبر دی ہے جس کے عنوان پر "تکمیل تبلیغ" موٹی قلم سے لکھا ہوا ہے۔ جس میں بیعت کی دس شرائط مندرج ہیں اور اس کے صفحہ 4 میں یہ الہام پسرِ موعود کی نسبت ہے:-

اے فخرِ رُسل قرب تو معلوم شد۔ دیر آمدۂ زراہ دُور آمدہ" (تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 91)

"پانچویں پیشگوئی مَیں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے جو اب تک موجود ہیں اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے۔ چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی معیاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے"۔ (سراج منیر، روحانی خزائن جلد 12، صفحہ 36)

"میرے سبز اشتہار کے ساتویں صفحہ میں اس دوسرے لڑکے کے پیدا ہونے کے بارے میں یہ بشارت ہے دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا دوسرا نام محمود ہے۔...... یہ ہے عبارت اشتہار سبز کے صفحہ سات کی جس کے مطابق جنوری 1889ء میں لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام محمود رکھا گیا اور اب تک بفضلہ تعالیٰ زندہ موجود ہے اور سترھویں سال میں ہے"۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 374)

خلیفہ وقت کے لیئے ادب و احترام کا نرالا انداز

ملک عطاء الرحمن صاحب واقف زندگی دعوت الی اللہ کے لئے فرانس جانے والے تھے۔ دارالواقفین کی بالائی چھت پر ایک برآمدہ تھا وہاں ان کو الوداعی چائے دی گئی جس میں حضرت امام جماعت الثانیؓ بھی تشریف لائے۔ متعدد رفقاء (صحابہ) بھی موجود تھے۔ حضرت صاحب نے کسی بات کے سلسلے میں فرمایا کہ "رفقاء (صحابہ) کے بارے میں تو میرا طریق یہ ہے کہ وہ کسی بھی وقت بغیر پیشگی وقت لئے آسکتے ہیں" اس کے بعد جب میری ملاقات حضرت حافظ صاحب سے ہوئی اور میں نے آپ کو کمرے میں تنہا پایا (ایسے اوقات بہت کم ہوتے تھے کہ آپ تنہا ہوں) تو گزارش کی میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں لیکن اس کے لئے مجھے اردو کے متبادل الفاظ نہیں مل رہے۔ حافظ صاحب نے بے ساختہ فرمایا "تسیں گل کرو جی" میری جہالت کہ میں نے فوراً کہا کہ "فیر گل ایہہ جے کہ تہاڈیاں تاں موجاں موجاں" متبسم ہوئے اور فرمایا یہ موجاں موجاں کیا ہوتا ہے۔ میں نے عرض کی کہ آپ کے تو مزے ہی مزے ہیں۔ جب چاہیں حضرت صاحب سے مل سکتے ہیں ساتھ ہی میں نے حضرت صاحب کے ارشاد کا حوالہ بھی دیا۔ آپ خاموش ہو گئے۔ آپ سر کے اوپر ہمہ وقت ایک سبز رنگ کا رومال آنکھ کی خرابی کی وجہ سے رکھتے تھے جو کہ ریش مبارک کے نیچے تک لٹکتا رہتا تھا۔ اس سے چہرہ چھپا لیا۔ جسم پر رعشہ طاری ہوا اور ضعف ہو گیا۔ میں نے پکڑ کر لٹایا۔ تلوے ملنے شروع کئے۔ جسم دبایا۔ خمیرہ پاس رکھا تھا وہ دیا۔ میں اس قدر پریشان ہوا کہ سمجھ

بقیہ صفحہ 3 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ۔ ملے گا ایک فرزند گرامی

فرزند ارجمند مصلح موعودؑ کی خبر دی نیز بتایا گیا کہ اس پسر موعود کا وجود دنیا بھر میں خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے منکروں اور مکذّبوں پر حجت قاطعہ کی حیثیت رکھے گا۔ جس کے ذریعہ دینِ حق کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہوگا اور الٰہی بشارات کی روشنی میں آپ نے 20 فروری 1886ء کو پسر موعود کی پیشگوئی کے مبارک الفاظ اپنے قلم سے تحریر فرمائے۔

مصلح موعود کی پیشگوئی اس عظیم الشان پیشگوئی کی فرع ہے جو آنحضرت ﷺ نے مسیح موعود کے نزول کے متعلق فرمائی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں

"بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود میں حضرت مرزا محمود احمد صاحب نے جو کردار ادا کرنا تھا اسکی اہمیت کا اندازہ کچھ اس امر سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ خدا سے علم پاکر دنیا کو آپ کی ولادت کی خبر دینے میں حضرت مرزا صاحب منفرد نہیں بلکہ پیدائش کے تذکرے آپ سے قبل بھی دُور دُور تک تاریک کے مختلف اوراق میں پھیلے پڑے ہیں۔ سب سے زیادہ قابلِ فخر اور سب سے اعلیٰ و اولیٰ ان پیشگوئیوں میں وہ پیشگوئی ہے جو ہمارے آقا و مولیٰ، سب نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اس بارہ میں فرمائی۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

يَنزِلُ عِيسَى ابنُ مَريَمَ اِلَى الأرضِ يَتَزَوَّجُ وَ يُولَدُ لَهُ

(مشکوۃ مجتبائی صفحہ ۴۸۰ باب نزول عیسیٰ علیہ السلام)

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں تشریف لائیں گے اور شادی کریں گے اور ان کو اولاد دی جائے گی"۔

اس حدیث کی تشریح فرماتے ہوئے حضرت مرزا صاحب (مسیح موعود علیہ السلام) فرماتے ہیں..........(ترجمہ) "آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر فرمایا کہ مسیح موعود شادی کریں گے اور ان کے ہاں اولاد ہوگی۔ اس میں اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ایسا ایک بیٹا عطا کرے گا جو نیکی کے لحاظ سے اپنے باپ کے مشابہ ہوگا نہ کہ مخالف اور وہ اللہ تعالیٰ کے معزز بندوں سے ہوگا"۔

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد ۵ حاشیہ صفحہ ۵۷۸)

ایک اور مقام پر اسی پیشگوئی پر بحث کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ پیشگوئی کہ مسیح موعود کی اولاد ہوگی یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا اسکی نسل سے ایک ایسے شخص کو پیدا کرے گا جو اس کا جانشین ہوگا اور دین اسلام کی حمایت کرے گا جیسا کہ میری بعض پیشگوئیوں میں یہ خبر آچکی ہے"۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۲۵)

قدیم صحیفوں میں خوشخبری

اس موعود فرزند کے متعلق حضرت سیّد الانبیاء ﷺ کی اس پیشگوئی کے علاوہ قدیم روحانی صحیفوں میں بھی خبر دی گئی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد ثانی کی پیشگوئی کے تذکرہ میں یہود کی شریعت کی بنیادی کتاب "طالمود" میں لکھا ہے:۔

"یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ (یعنی مسیح) وفات پاجائے گا اور اس کی سلطنت اس کے بیٹے اور پوتے کو ملے گی۔ اس رائے کے ثبوت میں یسعیاہ باب ۴۲ آیت ۴ کو پیش کیا جاتا ہے جس میں کہا گیا ہے وہ ماندہ نہ ہوگا اور ہمت نہ ہارے گا جب تک کہ عدالت کو زمین پر قائم نہ کرے"۔ (طالمود۔ مرتبہ جوزف برکلے۔ باب پنجم مطبوعہ لندن ۱۸۷۸ء)

طالمود کی اس پیشگوئی کے بعد ہم زرتشت علیہ السلام (جو مسیح علیہ السلام سے ایک ہزار سال قبل ایران میں گزرے ہیں) کی بڑی واضح پیشگوئی درج کرتے ہیں۔ یہ پیشگوئی زرتشتی مذہب کے لئے صحیفہ دساتیر میں دینِ زرتشت کے مجدّد ساسانِ اوّل نے تحریر کی ہے۔ اصل پیشگوئی پہلوی زبان میں ہے۔ جس کو زرتشتی اصحاب نے فارسی زبان میں ڈھالا ہے........

ترجمہ: پھر شریعت عربی پر ہزار سال گزر جائیں گے تو تفرقوں سے دین ایسا ہو جائے گا کہ اگر خود شارع (ﷺ) کے سامنے پیش کیا جائے تو وہ بھی اسے پہچان نہ سکے گا........ اور ان کے اندر انشقاق اور اختلاف پیدا ہو جائے گا اور روز بروز اختلاف اور باہمی دشمنی میں بڑھتے چلے جائیں گے........ جب ایسا ہوگا تو تمہیں خوشخبری ہو کہ اگر زمانہ میں ایک دن بھی باقی رہ جائے تو تیرے لوگوں سے (فارسی الاصل) ایک شخص کو کھڑا کروں گا جو تیری گمشدہ عزت و آبرو واپس لائے گا اور اسے دوبارہ قائم کرے گا۔ میں پیغمبری و پیشوائی (نبوت و خلافت) تیری نسل سے نہیں اٹھاؤں گا"۔

(سفرنگ دساتیر صفحہ ۱۹۰ ملفوظات حضرت زرتشت مطبوعہ ۱۲۸۰ھ مطبع سراجی دہلی)

پیشگوئی مندرجہ بالا کے آخری فقرہ کہ پیغمبری و پیشوائی از فرزندان تو برانگیزم میں یہ اشارہ ہے کہ آخری زمانہ کا موعود جب آئے گا تو اس کی اولاد میں سے کوئی اس کا جانشین ہوگا۔

حضرت شاہ نعمت اللہ صاحب ولی نے بھی اس آخری زمانے کے مامور کے بارہ میں پیشگوئی فرمائی ہے۔ آپ اُمت مسلمہ کے مشہور صاحب کشف والہام بزرگ تھے۔ آپ نے آخری زمانہ میں مسیح کی آمد ثانی کی پیشگوئی منظوم کلام میں فرمائی۔ ان اشعار میں حضرت مسیح موعود اور مہدی مسعود کے ظہور سے قبل کے انقلابات کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ پھر مسیح موعود کے زمانہ اور نام کی تعیین کی گئی ہے۔

ا ح م و دال مے خوانم
نام آں نامدار مے بینم

پھر فرماتے ہیں:

دورِ اُو چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم

("الاربعین فی احوال المھدیین" از حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ۔ مطبوعہ نومبر ۱۸۵۱ء۔ مصری گنج کلکتہ)

یعنی جب اس کا زمانہ کامیابی کے ساتھ گزر جائے گا تو اس کے نمونہ پر اس کا بیٹا یادگار رہ جائے گا۔

(سوانح فضل عمر، جلد اول صفحہ ۶۵ تا ۶۸)

مذکورہ بالا پیشگوئیوں میں مصلح موعود کے ظہور کو مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا تتمہ قرار دیا گیا ہے۔ جس کے زمانہ میں اس کو پَھل نے ایک تناور درخت بننا تھا جس کا بیج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک ہاتھوں سے بویا گیا تھا۔ اور پھر اس درخت نے دنیا میں پھیلنا، پھولنا اور پھلنا تھا۔

۱۸۸۶ء میں سب سے پہلے حضرت بانی سلسلہ نے ایک اشتہار شائع کیا جس میں اس پیشگوئی کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا:۔

"کہ وہ مسیحی نفس ہوگا اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا۔ خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی"۔

اس عظیم موعود لڑکے کی پیدائش کے متعلق خود خدا تعالیٰ نے فرمایا:۔

"اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندے کی نسبت شک میں ہو۔ اگر تمہیں اس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے۔ جو ہم نے اپنے بندے پر کیا۔ تو اس نشانِ رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو۔ اگر تم سچے ہو اور اگر تم پیش نہ کرسکو تو اس آگ سے ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لیے تیار ہے"۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۰۳)

پیشگوئی کا مصداق

چنانچہ وہ پسر موعود حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ابن حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعودؑ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو تولّد ہوئے اور جملہ پیشگوئیوں کے عین مطابق اپنے پدر بزرگوار کے حسن و احسان میں نظیر یہ فرزند ارجمند جلد جلد بڑھا اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا گیا۔ چنانچہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنے رسالہ سراج منیر میں یہ اعلان فرمایا کہ:۔

"جس عظیم الشان فرزند کی اللہ تعالیٰ نے مجھے بشارت دی تھی وہ پیدا ہو گیا ہے"۔

چنانچہ بعد میں حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے عہد امامت کے واقعات نے عملی طور پر بھی ثابت کردیا ہے کہ یہ پیشگوئی آپ کے وجود مبارک میں پوری ہوئی۔

جب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا وصال ہوا تو آپ نے ان کے سرہانے کھڑے ہوکر یہ عہد کیا۔

"اگر سارے لوگ بھی آپ کو چھوڑ دیں گے اور میں اکیلا رہ جاؤں گا تو میں اکیلا ہی ساری دنیا کا مقابلہ کروں گا اور کسی مخالفت اور دشمنی کی پرواہ نہ کروں گا"۔ (تاریخ احمدیت جلد پنجم صفحہ ۸۴)

یہ وہ مقدس عہد تھا جو ایک بیج کی طرح آپ کے دل میں بویا گیا اور یہ بیج ایسا اُگا اور بار آور ہوا کہ آپ کے عہد میں یہ ایک تناور درخت بن گیا۔ دین کی اشاعت اور ترویج و ترقی کے لئے آپ تمام عمر سرگرمِ عمل رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی وفات پر ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو جماعت احمدیہ کے دوسرے امام کے عہدۂ جلیلہ پر فائز ہوئے اور اپنے باون سالہ دورِ امامت میں اکنافِ عالم تک دینِ حق کا پیغام پہنچایا اور جماعت کو ترقی و استحکام کی مضبوط بنیادوں پر قائم کیا اور لاتعداد باطل پرستوں اور ہَوا و ہوس کے اسیروں کو حق پرست اور دینِ حق کا شیدائی بنایا اور باطل کو اپنی تمام نحوستوں سمیت بھگانے اور حق کو اپنی تمام برکتوں سمیت دنیا میں قائم و دائم رکھنے کا پختہ نظام قائم کیا اور ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو حسب وعدہ الٰہی اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا

حضرت مصلح موعود کے دور میں ترقیات

جس سال یہ موعود فرزند ارجمند مصلح الموعودؓ پیدا ہوئے اور اسی سال ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بمقام لدھیانہ اپنے معتقدین سے بیعت لی اور جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ گویا الٰہی حکمت اس توارد اور حسن اتفاق سے یہ ظاہر کر رہی تھی کہ حضرت مصلح موعودؓ اور جماعت احمدیہ کا تولّد جسطرح ایک ساتھ ہوا ہے اسی طرح جو جو وعدے حضرت مصلح موعودؓ کے بارہ میں کئے گئے ہیں وہ جماعت کے حق اور جماعت کی ترقی کے بارہ میں جو وعدے کئے گئے ہیں وہ حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعہ سے پورے ہوں گے۔ چنانچہ حضورؓ کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ جماعت بھی ترقی کرتی رہی حتّٰی کہ جب ۲۵ سال کی عمر میں حضرت مصلح موعودؓ جب مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے اور جماعت کا نظم ونسق سنبھالا تو حیرت انگیز طور پر جماعت کی ترقی کے سامان اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق کرتا چلا گیا اور جماعت کیا بلحاظ نفوس کی طاقت کے، کیا بلحاظ مالی طاقت کے، کیا بلحاظ وسعت مکانی کے، کیا بلحاظ علمی استعدادوں

بقیہ صفحہ 3 پر ملاحظہ فرمائیں

☆﴿یادِ محمود﴾☆

صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ

☆{سن اے ابن مریم سخن دلپذیر..... کہ بیٹا میں دوں گا تجھے بےنظیر}☆
☆{نشاں ہے جو فضل اور احسان کا..... بہت مرتبہ ہے اس انسان کا}☆
☆{وہ فرزند دلبند ہے ارجمند..... خلائق کا ہوگا بہت دل پسند}☆
☆{مبارک ہو فتح وظفر کی کلید..... ہے تیرے لئے یہ خوشی کی نوید}☆
☆{وہ آئے گا مردوں میں دم پھونکنے..... نجات ان کو دلوائے گا موت سے}☆
☆{جو قبروں میں ہیں باہر آئیں گے وہ..... وہ پھیلائے گا دین اسلام کو}☆
☆{وہ ہوگا بہت ہی ذہین وفہیم..... وہ کلمۂ تمجید، دل کا حلیم}☆
☆{کہ عطر رضا سے جو ممسوح ہے..... وہ سارے زمانے کا ممدوح ہے}☆
☆{وہ ہے حسن واحساں میں تیرا نظیر..... کشادہ جبیں اور روشن ضمیر}☆
☆{علوم اس میں ہیں ظاہری باطنی..... وہ دنیا میں پھیلائے گا روشنی}☆
☆{وہ ہوگا اسیروں کا بھی رستگار..... ہے ان کے لئے مژدہ کردگار}☆
☆{مبارک کہ وہ نور آتا ہے نور..... ہو جس سے جلال خدا کا ظہور}☆
☆{ہے فضل خدا اس پہ سایہ فگن..... وہ روح زمانہ وفخر زمن}☆
☆{شکوہ اور عظمت کا حامل ہے وہ..... ہماری محبت کے قابل ہے وہ}☆
☆{زمانے میں شہرت وہ پا جائے گا..... وہ آپ اپنی عظمت کو منوائے گا}☆
☆{مبارک ہو تجھ کو غلام زکی..... جو ہوگا یقیناً تری نسل ہی}☆

{کتاب، یادِ محمود، صفحہ 58,57}

پیشگوئی مُصلح موعودؓ کی باون علامات

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر 20 فروری 1886ء میں ایک عظیم الشان پیشگوئی شائع فرمائی جس کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:-

"یہ بڑی تفصیلی پیشگوئی ہے اور اس سے ظاہر ہے کہ آنے والا اپنے اندر کئی قسم کی خصوصیات رکھتا ہوگا۔ چنانچہ اگر اس پیشگوئی کا غور سے مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس پیشگوئی میں آنے والے موعود کی یہ علامتیں بیان کی گئی ہیں:-

1- پہلی علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ قدرت کا نشان ہوگا۔

2- دوسری علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ رحمت کا نشان ہوگا۔

3- تیسری علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ قربت کا نشان ہوگا۔

4- چوتھی علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ فضل کا نشان ہوگا۔

5- پانچویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ احسان کا نشان ہوگا۔

6- چھٹی علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ صاحبِ شکوہ ہوگا۔

7- ساتویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ صاحبِ عظمت ہوگا۔

8- آٹھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ صاحبِ دولت ہوگا۔

9- نویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ مسیحی نفس ہوگا۔

10- دسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔

11- گیارھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ کلمۃ اللہ ہوگا۔

12- بارھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ خدا تعالیٰ کی رحمت اور غیوری نے اسے اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہوگا۔

13- تیرھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ سخت ذہین ہوگا۔

14- چودھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ سخت فہیم ہوگا۔

15- پندرھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ دل کا حلیم ہوگا۔

16- سولھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ علوم ظاہری سے پُر کیا جائے گا۔

17- سترھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ علوم باطنی سے پُر کیا جائے گا۔

18- اٹھارویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔

19- انیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ دوشنبہ کا اس کے ساتھ خاص تعلق ہوگا۔

20- بیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ فرزند دلبند ہوگا۔

21- اکیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ گرامی ارجمند ہوگا۔

22- بائیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ مظہر الاوّل ہوگا۔

23- تیئسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ مظہر الآخر ہوگا۔

24- چوبیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ مظہر الحق ہوگا۔

25- پچیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ مظہر العلاء ہوگا۔

26- چھبیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ کان اللہ نزل من السّماء کا مصداق ہوگا۔

27- ستائیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ اس کا نزول بہت مبارک ہوگا۔

28- اٹھائیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ اس کا نزول جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔

29- انتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ نور ہوگا۔

30- تیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ خدا کی رضامندی کے عطر سے ممسوح ہوگا۔

31- اکتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ خدا اس میں اپنی روح ڈالے گا۔

32- بتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔

33- تینتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ جلد جلد بڑھے گا۔

34- چونتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔

35- پینتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔

36- چھتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ قومیں اس سے برکت پائیں گی۔

37- سینتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔

38- اڑتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ دیر سے آنے والا ہوگا۔

39- انتالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ دُور سے آنے والا ہوگا۔

40- چالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ فخرِ رسل ہوگا۔

41- اکتالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ اس کی ظاہری برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔

42- بیالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ اس کی باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔

43- تینتالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ یوسف کیطرح اس کے بڑے بھائی اس کی مخالفت کریں گے۔

44- چوالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ بشیر الدّولہ ہوگا۔

45- پینتالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ شادی خاں ہوگا۔

46- چھیالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ عالم کباب ہوگا۔

47- سینتالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ حسن واحسان میں حضرت مسیح موعودؑ کا نظیر ہوگا۔

48- اڑتالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ کلمۃ العزیز ہوگا۔

49- انچاسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ کلمۃ اللہ خاں ہوگا۔

50- پچاسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ ناصر الدین ہوگا۔

51- اکاونویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ فاتح الدین ہوگا۔

52- باونویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ بشیر ثانی ہوگا۔

("الموعود" از حضرت مصلح موعود صفحہ ۷۲ تا ۷۵)

(مرسلہ: ایس احمد نسیم صاحب ایم۔ ایس۔ اے فرینکفورٹ)

بقیہ:- خلیفہ وقت کے لئے ادب

نہیں آتی تھی کہ کیا کروں عرض کیا کسی کو بلاؤں۔ ہاتھ کے اشارے سے منع فرمادیا۔ میری جو حالت تھی میں ضبط تحریر میں لانے سے قاصر ہوں۔ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کیا کروں؟ اپنی حماقت کا قطعی احساس نہیں تھا صرف یہ خیال تھا کہ اچانک کسی بیماری کا حملہ ہوا ہے۔ کافی وقت کے بعد طبیعت سنبھلی۔ اٹھ کر بیٹھے تو ارشاد فرمایا "میاں میں اگر حلفاً کہوں کہ میں نے آج تک حضرت صاحب کا چہرہ نہیں دیکھا تو کیا مان لو گے؟ اس جلال و جمال کے برداشت کرنے کی طاقت کہاں سے لاؤں"۔ بس اسی قدر فرمایا پھر سسکیوں سے رو دیئے اور لیٹ گئے۔ یہ تھا عرفان مقام امامت۔ اس روز یہ عقدہ کھلا کہ

ہر کہ عارف تر است ترساں تر"

(کتاب حیات حضرت مختارؓ صفحہ 168)

(مرسلہ: مرزا قمر احمد صاحب)

بقیہ۔ ملے گا ایک فرزند گرامی

کے اور کیا بلحاظ تقویٰ وطہارت کے۔ غرضیکہ دینی و دنیاوی لحاظ سے شش جہات میں جماعت کی ترقی دن دگنی اور رات چوگنی ترقی شروع ہوگئی۔ اور حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تبلیغ زمین کے کناروں تک پہنچ گئی۔ پیشگوئی مصلح موعود کے پورا ہونے کا سرسری جائزہ لینے پر مندرجہ ذیل ایمان افروز امور سامنے آتے ہیں۔

۱:۔ حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعہ زمین کے کناروں تک احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تبلیغ پہنچی۔

۲:۔ آپؓ کے ذریعہ دنیا بھر میں قرآنی علوم کی ترویج شروع ہوئی۔

۳:۔ آپؓ کے ذریعہ مختلف اقوام کی لاکھوں سعید روحیں آغوشِ احمدیت میں پناہ لیکر اپنے اس محسن کے لئے تعریف اور دعا میں رطب اللسان ہیں۔

۴:۔ مختلف اقوام کے اسیر جو استبدادی طاقتوں کے مظالم کا شکار ہو رہے تھے۔ آپؓ کی تدابیر سے ان کے خوفناک مظالم سے رہائی پا کر آج تک آپؓ کے ممنون احسان ہیں۔

۵:۔ آپؓ کی روحانی نسل سے خاص تربیت یافتہ آپؓ کے شاگرد زمین کے کناروں تک پہنچے اور آپؓ کی ہدایات کے مطابق کام کر کے دینی و دنیاوی لحاظ سے بنی نوع انسان کی خدمت کی اور یوں آپؓ کی نیک شہرت کا باعث بنے۔

۶:۔ آپؓ کی بکثرت نیک اور صالح اور بہترین صلاحیتوں سے آراستہ جسمانی نسل دنیا کے مختلف ممالک میں پھیل کر دینی اور دنیاوی لحاظ سے نوع انسان کی خدمت کر کے چار دانگ عالم میں اپنے والد ماجد حضرت مصلح موعودؓ کی عالمی شہرت کا باعث بن رہی ہے۔

۷:۔ آپؓ کی پُر معارف تصانیف اور معرکۃ الآراء مطبوعہ خطابات خصوصاً تعلیم یافتہ طبقہ میں عالمی شہرت حاصل کر چکے ہیں۔

۸:۔ آپؓ کی جسمانی نسل ہی سے آپؓ کے فرزندان حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور اب آپؓ کے نواسے حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خلافت حقّہ کے منصب جلیلہ پر فائز ہو کر اعلاء کلمۃ اللہ، اسلام کی سربلندی اور نوع انسان کی فلاح و بہبود کے لئے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے اور دے رہے ہیں وہ سب حضرت مصلح موعودؓ کی عالمگیر شہرت کو چاند لگانے کا موجب ہو رہے ہیں۔

۹:۔ وہ عظیم الشان پیشگوئی جو جماعت احمدیہ میں "پیشگوئی مصلح موعودؓ" کے نام سے مشہور ہے۔ جس کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے ایک سو اٹھارہ سال پہلے شائع فرمایا تھا۔ ہر سال دنیا بھر میں پھیلے ہوئے احباب جماعت ۲۰ فروری کو "یوم مصلح موعودؓ" مناتے اور جلسے کا انعقاد کر کے اس نشانِ رحمت کے پورا ہونے کا ذکر خیر کرتے ہیں۔ گویا اس طرح ہر سال خاص طور پر ماہ فروری میں حضرت مصلح موعودؓ کا عالمگیر پیمانے پر ذکر خیر کیا جاتا ہے اور ہر سال یہ عظیم الشان پیشگوئی ایک نئی شان کیساتھ پوری ہوتی رہتی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

خدا تعالیٰ نے حضرت مصلح موعودؓ کے مبارک ہاتھوں متعدد ایسے بنیادی سنگِ میل نصب کروا دیئے ہیں جو مستقل بعید میں بھی آپؓ کی شہرت اور آپؓ کی نیک نامی کو روز افزوں کرتے رہیں گے۔ مثلاً تفسیر کبیر جیسی شاندار تفسیر القرآن اور تحریک جدید اور وقف جدید جیسی وقفِ زندگی اور مالی قربانیوں کی عظیم الشان تحریکیں جن سے اندرون ملک اور بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام اور اشاعت قرآن کا کام نئی وسعتوں کے ساتھ انجام پا رہا ہے اور دارالہجرت "ربوہ" جیسے مثالی شہر کی بنیاد اور آباد کاری اور آپؓ کی معرکۃ الآراء تقاریر و خطبات، اور لطیف و دلپذیر تصانیف وغیرہ ایسے اَنمٹ نقوش ہیں جو آپؓ کے مبارک وجود کے خدّ و خال کو شکرگزاروں اور قدر دانوں کی نگاہوں میں ہمیشہ زندہ و جاوید رکھیں گے۔ پس یہ ایک ایسی ناقابل تردید حقیقت ہے جس کا غیروں بلکہ مخالفوں کو بھی اعتراف ہے

گویا بزبان حال سیدنا محمودؓ کے دشمن بھی اقرار کرتے ہیں کہ خدا کی یہ پیشگوئی نہایت شان کے ساتھ آپؓ کے ہی وجودِ مبارک میں پوری ہوئی۔ آج زمین کے اطراف میں بسنے والے کروڑوں احمدی دل کی گہرائیوں سے حضرت مصلح موعودؓ کے حق میں یہ دعا کر رہے ہیں کہ

اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملّت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

(تحریر و ترتیب: ساجد احمد نسیم ایم۔ ایس۔ اے۔ فرینکفورٹ)

☆☆☆ ☆☆ ☆☆ ☆☆ ☆☆☆

Vol. 9 Monthly Akhbar-e-Ahmadiyya Germany Issue2
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M, Germany, Tel.: 069-50688652, Fax: 50688655

حضرت مُصلح موعودؓ کے روح پرور اعلانات

حضرت مصلح موعودؓ کے روح پرور اعلانات جن کی حقانیت ابتداء سے لے کر اس وقت تک پوری شان وشوکت سے پوری ہوتی چلی جارہی ہے اور ہر آنے والا دن اس پر شاہدِ ناطق ہے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ فرمایا:۔

میں ہی وہ مصلح موعود ہوں

"میں اس واحد اور قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے اور جس پر افتراء کرنے والا اس کے عذاب سے بھی بچ نہیں سکتا کہ خدا نے مجھے اسی شہر لاہور میں نمبر ۱۳ ٹمپل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے مکان پر یہ خبر دی کہ میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعہ دینِ حق دنیا کے کناروں تک پہنچے گا اور توحید دنیا میں قائم ہوگی"۔ (خطاب جلسہ لاہور۔ الفضل ۱۵ مارچ ۱۹۴۴ء)

موعود بیٹا

"میں خدا کے حکم کے ماتحت قسم کھا کر یہ اعلان کرتا ہوں کہ خدا نے مجھے حضرت مسیح موعودؑ...... کی پیشگوئی کے مطابق آپ کا وہ موعود بیٹا قرار دیا ہے جس نے زمین کے کناروں تک حضرت مسیح موعودؑ .... کا نام پہنچانا ہے"۔ (خطاب جلسہ ہوشیار پور۔ الفضل ۲۴ فروری ۱۹۴۴ء)

میں فقط خدا تعالیٰ کی قدرت کا ایک نشان ہوں

"۲۸ جنوری کو قادیان کی بیتِ اقصیٰ میں جمعہ کے دن میں نے اپنے خطبہ میں اس کا اعلان کر دیا اور چونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر یہ انکشاف کیا گیا ہے اس لئے کہ میں پہلے بھی مختلف مقامات پر اس کا اعلان کر چکا ہوں۔ مگر اب جبکہ ساری جماعت یہاں جمع ہے۔ میں اس کے سامنے ایک بار پھر یہ اعلان کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے اذن اور اسی کے انکشاف کے ماتحت میں اس امر کا اقرار کرتا ہوں کہ وہ مصلح موعود جس نے رسول کریم ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ.... کی پیشگوئیوں کے ماتحت دنیا میں آنا تھا اور جس کے متعلق یہ مقدر تھا کہ وہ دینِ حق اور رسول کریم ﷺ کے نام کو دنیا کے کناروں تک پھیلائے گا اور اس کا وجود خدا کے جلالی نشانات کا حامل ہوگا۔ وہ میں ہی ہوں اور میرے ذریعے ہی وہ پیشگوئیاں پوری ہوئی ہیں جو حضرت مسیح موعودؑ .... نے اپنے ایک موعود بیٹے کے متعلق فرمائی تھیں۔ یاد رہے کہ میں کسی خوبی کا اپنے لئے دعویدار نہیں ہوں۔ میں فقط خدا تعالیٰ کی قدرت کا ایک نشان ہوں اور محمد رسول اللہ ﷺ کی شان کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے ہتھیار بنایا ہے۔ اس سے زیادہ نہ مجھے کوئی دعویٰ ہے نہ مجھے کسی دعویٰ میں خوشی ہے۔ میری ساری خوشی اسی میں ہے کہ میری خاک محمد رسول اللہ ﷺ کی کھیتی میں کھاد کے طور پر کام آجائے اور اللہ تعالیٰ مجھ پر راضی ہو جائے اور میرا خاتمہ رسول اکرم ﷺ کے دین کے قیام کی کوشش پر ہو"۔

(خطاب جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۴۴ء)

جو شخص میرے مقابلہ میں کھڑا ہو گا وہ ذلیل کیا جائے گا

"اے اہلِ لاہور! میں تم کو خدا کا پیغام پہنچاتا ہوں۔ میں تمہیں اس ازلی ابدی خدا کی طرف بلاتا ہوں جس نے تم سب کو پیدا کیا۔ مت سمجھو کہ اس وقت میں بول رہا ہوں۔ اس وقت میں نہیں بول رہا بلکہ خدا میری زبان سے بول رہا ہے۔ میرے سامنے دینِ حق کے خلاف جو شخص بھی اپنی آواز بلند کرے گا اسکی آواز کو دبا دیا جائے گا۔ جو شخص میرے مقابلہ میں کھڑا ہوگا وہ ذلیل کیا جائے گا۔ وہ رسوا کیا جائے گا۔ وہ تباہ اور برباد کیا جائے گا۔ مگر خدا بڑی عزت کے ساتھ میرے ذریعے دینِ حق کی ترقی اور اسکی تائید کیلئے ایک عظیم الشان بنیاد قائم کر دے گا۔ میں ایک انسان ہوں۔ میں آج بھی مر سکتا ہوں کل بھی مر سکتا ہوں لیکن یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ میں اس مقصد میں ناکام رہوں جس کے لئے خدا نے مجھے کھڑا کیا ہے"۔ (تقریر جلسہ مصلح موعود بمقام لاہور ۱۹۴۴ء الفضل ۱۸ فروری ۱۹۵۸ء)

قومیں میرے مقابلہ میں ناکام رہیں گی

"خدا نے مجھے اس غرض کے لئے کھڑا کیا کہ میں محمد رسول اللہ ﷺ اور قرآن کریم کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں اور دینِ حق کے مقابلہ میں دنیا کے تمام باطل ادیان کو ہمیشہ کی شکست دے دوں۔ دنیا زور لگالے وہ اپنی تمام طاقتوں اور جمعیتوں کو اکٹھا کر لے۔ عیسائی بادشاہ اور ان کی حکومتیں بھی مل جائیں۔ یورپ بھی اور امریکہ بھی اکٹھا ہو جائے۔ دنیا کی تمام بڑی بڑی اور مالدار قومیں اکٹھی ہو جائیں اور مجھے اس مقصد میں ناکام کرنے کے لئے متحد ہو جائیں۔ پھر بھی میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ میرے مقابلہ میں ناکام رہیں گی اور خدا میری دعاؤں اور تدابیر کے سامنے ان کے تمام منصوبوں اور مکروں اور فریبوں کو ملیامیٹ کر دے گا۔ اور خدا میرے ذریعہ سے یا میرے شاگردوں اور اَتباع کے ذریعہ سے اس پیشگوئی کی صداقت ثابت کرنے کے لئے رسول کریم ﷺ کے طفیل اور صدقے دینِ حق کی عزت کو قائم کرے گا اور اس وقت تک دنیا کو نہیں چھوڑے گا جب تک دینِ حق اپنی پوری شان کے ساتھ دنیا میں قائم نہ ہو جائے اور جب تک محمد رسول اللہ ﷺ کو پھر دنیا کا زندہ نبی تسلیم نہ کر لیا جائے"۔ (تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء، الموعود صفحہ ۲۱۰، ۲۱۲)

میں ایک انسان ہوں اور کوئی چیز نہیں

"اللہ تعالیٰ تمہیں فہم دے۔ اپنے آپ کو اور اس شخص کے درجہ کو جو تمہارے لئے کھڑا کیا گیا پہچانو! کسی شخص کی عزت اس شخص کے لحاظ سے نہیں ہوا کرتی۔ آنحضرت ﷺ کی عظمت اس لئے نہیں کہ آپ عرب کے باشندہ تھے اور عبداللہ کے بیٹے تھے۔ بلکہ اس درجہ کے لحاظ ہے جو خدا نے آپ کو دیا تھا۔ اسی طرح میں ایک انسان ہوں اور کوئی چیز نہیں۔ مگر خدا نے جس مقام پر مجھ کو کھڑا کیا ہے اگر تم ایسی باتوں سے نہیں رکو گے تو خدا کی گرفت سے نہیں بچ سکتے۔ بعض باتیں معمولی ہوتی ہیں مگر خدا کے نزدیک بڑی ہوتی ہیں خدا تعالیٰ تم کو سمجھ دے..."

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۹ جون ۱۹۱۷ء مطبوعہ الفضل ۷ جولائی ۱۹۱۷ء)

میرا نام ہمیشہ دنیا میں قائم رہے گا

"اس دنیا کا ایک اور طاقتور خدا ہے۔ وہ مجھ پر اعتراض کر سکتے ہیں۔ وہ میرے خلاف ہر قسم کے منصوبے کر سکتے ہیں۔ مجھے لوگوں کی نگاہ سے گرانے اور ذلیل کرنے کے لئے جھوٹے الزام لگا سکتے ہیں مگر وہ ان حملوں کے نتیجہ میں میرے خدا کے زبردست ہاتھ سے نہیں بچ سکتے۔ لیکن میں اسی خدا کے فضلوں پر بھروسہ رکھتے ہوئے کہتا ہوں کہ میرا نام ہمیشہ دنیا میں قائم رہے گا اور گو میں مر جاؤں گا مگر میرا نام کبھی نہیں مٹے گا۔ یہ خدا کا فیصلہ ہے جو آسمان پر ہو چکا۔ وہ میرے نام اور کام کو دنیا میں قائم رکھے گا"۔

(تقریر جلسہ سالانہ ۲۸ دسمبر ۱۹۶۱ء "روح پرور خطاب" نظارت اصلاح وارشاد)

یہ زمین وآسمان کے خدا کا وعدہ ہے

"جو کچھ میں کہتا ہوں اور میں وہی کچھ کہتا ہوں جو مجھے خدا نے کہا وہ یہ ہے کہ میرے آخری سانس تک خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کے لئے غلبہ اور ترقی اور کامیابی ہی مقدر رہے اور کوئی اس الٰہی تقدیر کو بدلنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اس بات پر خواہ کوئی ناراض ہو، شور مچائے، گالیاں دے یا برا بھلا کہے اس سے خدائی فیصلہ میں کوئی فرق نہیں پڑ سکتا۔ یہ تقدیر مبرم ہے جس کا خدا آسمان پر فیصلہ کر چکا ہے کہ وہ میری زندگی کے آخری لحات اور میرے جسم کے آخری سانس تک جماعت کا قدم ترقی کی طرف بڑھاتا چلا جائے گا جس طرح خدا کی بادشاہت کو کوئی نہیں بدل سکتا۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کے کلام اور اس کے وعدہ کو بھی کوئی بدلنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ یہ زمین وآسمان کے خدا کا وعدہ ہے کہ بہر حال میری زندگی میں جماعت کا قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا"۔ (الفضل ۲۴ جنوری ۱۹۶۰ء)

اس نے میری دعاؤں کے جواب میں بڑی بڑی بشارتیں دی ہیں

"میں چھوٹی سی عمر میں بھی ایسی دعائیں کرتا تھا اور مجھے ایسی حرص تھی کہ دینِ حق کا جو کام بھی ہو میرے ہی ہاتھ سے ہو۔ میں اپنی اس خواہش کے زمانہ سے واقف نہیں کہ کب سے۔ میں جب دیکھتا تھا اپنے اندر اس جوش کو پاتا تھا اور دعا کرتا تھا کہ دینِ حق کا جو کام بھی ہو میرے ہی ہاتھ سے ہو۔ پھر اتنا ہو کہ قیامت تک کوئی زمانہ ایسا نہ ہو جس میں دینِ حق کی خدمت کرنے والے میرے شاگرد نہ ہوں۔ میں نہیں سمجھتا تھا اور نہیں سمجھتا ہوں کہ یہ جوش دینِ حق کی خدمت کا میری فطرت میں کیوں ڈالا گیا۔ ہاں اتنا جانتا ہوں کہ یہ جوش بہت پرانا ہے۔ غرض اسی جوش اور خواہش کی بنا پر میں نے خدا تعالیٰ کے حضور دعا کی کہ میرے ہاتھ سے دعوت حق کا کام ہو اور میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے میری دعاؤں کے جواب میں بڑی بڑی بشارتیں دی ہیں اور اب میں یقین رکھتا ہوں کہ دنیا کو ہدایت میرے ہی ذریعہ ہوگی اور قیامت تک کوئی زمانہ ایسا نہ گزرے گا جس میں میرے شاگرد نہ ہوں گے"۔ (تقریر "منصب امامت" ۱۹۱۴ء)

قرآن کی حکومت دوبارہ قائم کی جائے گی

"وہ خدا جس نے احمد علیہ السلام مسیح موعود مہدی معہود کو بتایا تھا کہ وہ ان کی ذریت سے..... نو سال کے اندر ایک لڑکا پیدا کرے گا جو خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے جلد جلد ترقی کرے گا اور دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور اسلام کو دنیا میں پھیلا کر اسیروں کی رُستگاری اور مُردوں کے احیاء کا موجب ہوگا۔ اسکی بات پوری ہوئی اور اسکا کلمہ اونچا رہا۔ ہر روز جو طلوع ہوتا تھا وہ میری کامیابی کے سامانوں کو ساتھ لاتا تھا۔ ہر روز جو غروب ہوتا تھا۔ وہ میرے دشمنوں کے تنزل کے اسباب چھوڑ جاتا تھا۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو میرے ذریعہ سے دنیا بھر میں پھیلا دیا اور قدم قدم پر خدا تعالیٰ نے میری رہنمائی فرمائی اور بیسیوں موقعوں پر اپنے تازہ کلام سے مجھے مشرّف فرمایا' یہاں تک کہ ایک دن اس نے مجھ پر یہ ظاہر کر دیا کہ میں ہی وہ موعود فرزند ہوں جس کی خبر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے..... دی تھی اس وقت سے خدا تعالیٰ کی نصرت اور مدد اور بھی زیادہ زور پکڑ گئی اور آج دنیا کے ہر برّ اعظم پر احمدی مشنری اسلام کی لڑائیاں لڑ رہے ہیں۔ قرآن جو ایک بند کتاب کے طور پر مسلمانوں کے ہاتھ میں تھا۔ خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی برکت اور مسیح موعود علیہ السلام کے فیض سے ہمارے لئے یہ کتاب کھول دی ہے اور اس میں سے نئے نئے علوم ہم پر کھولے جاتے ہیں۔ دنیا کا کوئی علم نہیں جو اسلام کے خلاف آواز اٹھاتا ہو اور اس کا جواب خدا تعالیٰ مجھے قرآن کریم ہی سے نہ سمجھا دیتا ہو۔ ہمارے ذریعہ سے پھر قرآنی حکومت کا جھنڈا اونچا کیا جا رہا ہے اور خدا تعالیٰ کے کلاموں اور الہاموں سے یقین اور ایمان حاصل کرتے ہوئے ہم دنیا کے سامنے پھر قرآنی فضیلت کو پیش کر رہے ہیں دنیا خواہ کتنا ہی زور لگائے۔ مخالفت میں خواہ کتنی ہی بڑھ جائے۔ گو دنیا کے ذرائع ہماری نسبت کروڑوں کروڑ گنے زیادہ ہیں لیکن یہ ایک قطعی اور یقینی بات ہے کہ سورج ٹل سکتا ہے ستارے اپنی جگہ چھوڑ سکتے ہیں زمین اپنی حرکت سے رک سکتی ہے۔ لیکن محمد رسول اللہ ﷺ اور اسلام کی فتح میں اب کوئی روک نہیں بن سکتا۔ قرآن کی حکومت دوبارہ قائم کی جائے گی پھر دنیا اپنے ہاتھوں کے بنائے ہوئے بتوں یا انسانوں کی پوجا کو چھوڑ کر خدائے واحد کی عبادت کرنے لگے گی۔ اور باوجود اس کے کہ دنیا کی حالت اس قرآنی تعلیم کو قبول کرنے کے خلاف ہے۔ اسلام کی حکومت پھر قائم کر دی جائے گی۔ ایسی طرح کہ پھر اس کی جڑوں کو ہلانا انسان کے لئے ناممکن ہو جائے گا۔ اس شیطان کے برباد کردہ دنیا کے جنگل میں خدا نے پھر ایک بیج بویا ہے۔ میں ایک ہوشیار کرنے والے کی صورت میں دنیا کو ہوشیار کرتا ہوں کہ یہ بیج بڑھے گا۔ ترقی کرے گا۔ پھیلے گا اور پھلے گا اور وہ روحیں جو بلند پروازی کا اشتیاق رکھتی ہیں جن کے دلوں کے مخفی گوشوں میں خدا تعالیٰ کے ساتھ ملنے کی تڑپ ہے وہ ایک دن اپنی مادی خوابوں سے بیدار ہوں گی اور بیتاب ہو کر اس درخت کی ٹہنیوں پر بیٹھنے کے لئے دوڑیں گی۔ تب اس دنیا کے فساد دُور ہو جائیں گے۔ اس کی تکلیفیں مٹا دی جائیں گی۔ خدا تعالیٰ کی بادشاہت پھر اس دنیا میں قائم کر دی جائے گی اور پھر اللہ تعالیٰ کی محبت انسان کے لئے سب سے قیمتی متاع قرار پائے گی۔ اور دنیا کی یہ تبدیلی فساد اور بدامنی کے دُور کرنے کا ذریعہ ثابت ہوگی۔ اور یہی ایک ذریعہ ہے جس سے دنیا کا فساد اور بدامنی دور کی جا سکتی ہے۔ اس کے سوا سب کوششیں بیکار ہو جائیں گی"۔ (دیباچہ تفسیر القرآن مصنفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ، صفحہ ۳۲۳۔۳۲۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مصلح موعود کی جس خدائی بشارت اور عظیم الشان نشانِ رحمت کی تفصیل بیان فرمائی ہے۔ یہ غیب کی بشارت اتنی مہتم بالشان ہے کہ اس میں کم از کم باون نشانات ہیں جو ایک ایک کر کے حضرت مصلح موعود کی ذاتِ گرامی میں سب کے سب پورے ہوئے۔ اور ان سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے کہ خدائی وعدے سچے اور اس کی پیشگوئیاں برحق ہیں۔ کوئی کاذب یہ جرات نہیں کر سکتا کہ اتنی تفاصیل پر مشتمل پیشگوئی کرے اور اس کا ایک ایک جز من وعن پورا ہو۔ مصلح موعود والی پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت وحقانیت کی زبردست دلیل ہے صرف یہ ایک پیشگوئی ہی علمِ غیب کے تشنگان کو سیراب کرنے کے لئے کافی ہے۔ یہ پیشگوئی خدا تعالیٰ کی عظیم الشان قدرت کا ایک عظیم نشان ہے۔

(تحریر وترتیب: ساجد احمد نسیم ایم۔ ایس۔ اے۔ فرنکفورٹ)

اعلان ولادت

خاکسار کو خدا تعالیٰ نے 3 بیٹیوں کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت شرجیل علی خان نام تجویز کیا ہے۔ نومولود مکرم علی صاحب (کباب ہاؤس) کا پوتا ہے اور میاں سکندر خان صاحب کا پڑپوتا ہے۔ بچے کے خادم دین بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(انور خان، ریجنل قائد خدام الاحمدیہ ورٹم برگ)